فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. NO. L. 5254

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

بغیر جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ	
سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
خطبہ نمبر	۵ "
بیرون پاکستان سالانہ	۴۵

جلد ۵۱/۱۶ ۲۸ تبوک ۱۳۴۱ھ ش ۲۸ ستمبر ۱۹۶۲ء نمبر ۲۲۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نخلہ سے ربوہ واپس تشریف لے آئے

اہلِ ربوہ کی طرف سے اپنے آقا کا پُرتپاک خیر مقدم۔ دلی ذوق و شوق و محبت و اخلاص کا ایمان افروز منظر

ربوہ ۲۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز قریباً اڑھائی ماہ نخلہ میں قیام فرمانے کے بعد کل مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز چہار شنبہ ساڑھے گیارہ بجے دن موٹر کار کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہلِ ربوہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی زیر قیادت لاریوں کے اڈہ سے قصرِ خلافت تک سڑک کے دونوں جانب ہزاروں کی تعداد میں قطار در قطار کھڑے ہو کر والہانہ جذبۂ عشق کے ماتحت اپنے آقا کے پُرتپاک خیر مقدم میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی اس موقعہ پر دلی ذوق و شوق محبت و اخلاص اور وابستگی و عقیدت کا ایک ایمان افروز منظر دیکھنے میں آیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے اراکین نے حضور کی متوقع تشریف آوری کی خبر ملنے پر علی الصبح لاریوں کے اڈہ سے قصرِ خلافت تک کا تمام راستہ صاف کیا اور سڑک کے دونوں طرف سفید چونے سے لائنوں کے نشان ڈالے تاکہ احباب کو قطار وار کھڑے ہونے میں آسانی ہو۔ دس بجے صبح دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ کارکنان تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام پرائمری سکول کے جملہ ممبران اسٹاف اور طلباء نیز تاجر صاحبان اور دیگر احباب لاریوں کے اڈہ سے قصرِ خلافت تک سڑک کے دونوں طرف قطار در قطار آکر کھڑے ہو گئے۔ یہ سب احباب اپنے آقا کو خوش آمدید کہنے اور حضور کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے سراپا انتظار بنے زیرِ لب حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرنے میں مصروف تھے۔

گیارہ بجکر ۳۵ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی موٹر قافلہ کی دوسری موٹروں کے ہمراہ لاری کے اڈہ پر پہنچی اور سڑک پر مشتاقانِ دید کی قطاروں میں سے آہستہ آہستہ گزرتی ہوئی قصرِ خلافت کی جانب روانہ ہوئی۔ سڑک کے دونوں جانب کھڑے ہوئے احباب بآوازِ بلند السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہتے جاتے تھے۔ قصرِ خلافت کے قریب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا اور حضور سب کو شرفِ دیدار سے مشرف فرمانے کے بعد قصرِ خلافت کے اندر تشریف لے گئے۔

حضور امسال ۹ جولائی ۱۹۶۲ء کو نخلہ تشریف لے گئے تھے۔ اس طرح حضور نے وہاں اڑھائی ماہ قیام فرمایا۔

نمایاں کامیابی

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیز مبشر احمد ایف۔ ایس سی کو پنجاب یونیورسٹی کے بی فارمیسی کے دوسرے سال کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ عزیز بفضلہ تعالےٰ ۳۹۷ نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو فائنل ائر (تیسرے سال) میں یہ امتیاز قائم رکھنے بلکہ اس میں مزید اضافہ کی توفیق عطا فرمائے

(تاج الدین لائل پوری ناظم دار الفضل)

ہمارا کام

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ارشاد

صدر محترم مجلس انصار اللہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"کام کی بلندی کی نسبت سے "ہمت" اور ارادہ کی بلندی کی ضرورت ہوا کرتی ہے ہمارا کام بہت بلند ہے۔ ہم نے سطحِ زمین پر رینگنے والے انسانوں کا رشتہ خدائے اعلیٰ و اکبر سے جوڑنا ہے۔ اور اس نسبت سے ہماری ہمتیں بلند ہونی چاہئیں"۔

زعماء انصار اس ارشاد کی روشنی میں جائزہ لیں کہ مالی قربانی کے لحاظ سے ان کا قدم پہلے سے آگے ہے۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل باوجود بغر کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے:

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ناظر صاحب بیت المال کا دورہ پشاور

جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم محترم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز بدھ بذریعہ خیبر میل روانہ ہو کر ۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو پشاور پہنچیں گے آپ ۵ و ۶ اکتوبر کو پشاور میں قیام فرمائیں گے اور ۷ اکتوبر ۶۲ء کو نوشہرہ روانہ ہو جائیں گے اس کے بعد مردان اور کوہاٹ جانے کا بھی ارادہ ہے لیکن ان جماعتوں کے دورہ کے متعلق ابھی تاریخوں کا فیصلہ نہیں ہوا۔

چندہ جلسہ سالانہ

جیسا کہ قبل ازیں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے ہر جماعت کے سکرٹری صاحب مال کا فرض ہے کہ وہ ہر مہینہ کی یکم تاریخ کو ایک مفصل رپورٹ نظارت بیت المال کو بھجوائیں۔ جس میں اطلاع دیں کہ گزشتہ مہینہ میں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے کیا کوشش کی گئی تھی۔

ناظر بیت المال ربوہ

محترمہ سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ ستمبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ گردے میں درد کی تکلیف پہلے جیسی ہی ہے۔ کل بخار ۱۰۲ رہا۔

احباب جماعت خاص التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو جلد صحتِ کامل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ستمبر ۶۲ء

علماء کی سب سے بڑی خدمت کام کرنیوالوں پر فتوے جڑنا ہے

جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے ایک شاگرد مولوی نیازی نے جو مولوی امین احسن اصلاحی ایسے علماء کے مودودیہ جماعت سے علیحدہ ہونے کے بعد گروہی سطح پر آ گئے ہیں اپنی ایک دینی مستم کی تقریر میں فرمایا تھا کہ جو لوگ یورپ میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جب ان کے اپنے ہی "بزرگ" "مدیر" "دعوت دہلی" نے اس پر سخت نوٹس لیا اور کہا کہ

"... اگر مختلف زبانوں کے ماہر ایک ہزار علماء بھی ہوں تو وہ صرف افریقہ میں بہت آسانی سے کھپ سکتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ایسے علماء ڈھونڈنے سے نہیں ملتے البتہ ایسے علماء کی کمی نہیں جو اپنی جیب مٹانے کے لئے کام کرنے والوں میں کیڑے نکالتے ہیں اور فتوے لگا کر انکی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں لاہور کے ایک جلسہ میں سیرۃ النبیؐ پر تقریر کرتے ہوئے ایک مولانا نے علماء کو مشورہ دیا۔ ... ایک دوسرا فریق یورپ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام ضرور انجام دے رہا ہے۔ اس نے بہت سی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے۔ اسکول کھولے جگہ جگہ مسجدیں تعمیر کیں۔ ہر زبان کے اخبار اور رسالے شائع کئے۔ عیسائیوں اور دہریوں کی کانفرنسوں میں پہنچ کر انہیں اسلام سے روشناس کرایا۔ ریڈیو پر اسلام پر تقریریں کیں۔ عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دئے۔ ہر زبان میں اسلام پر لٹریچر شائع کیا مگر اسی طبقے کے بارے میں انہی مولانا صاحب کا ارشاد ہے کہ جو لوگ مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں گویا علماء کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ وہ کچھ نہ کریں مگر کرنے والوں پر فتوے جڑتے رہیں۔"

(بحوالہ صدق جدید ۲۴ر اگست ۱۹۶۲ء)
(الفضل ۲۰ر ستمبر ۶۲ء صـ۲)

تو مولوی نیازی نے (بقول دعوت دہلی) اپنی جیب مٹانے کے لئے اپنے الفاظ میں اس طرح تصرف و ترمیم کی اور کہا کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ

"یورپ میں اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے آج تک ہم مضبوط بنیادوں پر کوئی اسلامی مشن قائم نہیں کر سکے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یورپ میں اسلام کی نمائندگی وہ عنصر کر رہا ہے جو حضورؐ کی خاتمیت پر ایمان نہیں رکھتا۔"

(الفضل ۲۰ر ستمبر ۶۲ء صـ۲)

ہم نے عرض کیا تھا کہ یہی سہی آپ کم سے کم یہ تو مانتے ہی ہیں کہ

"آج یورپ میں اگر کوئی جماعت تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔"

؎ گرچہ ہے کس کس برائی سے ولے با ایں ہمہ
ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

پھر ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ جو شخص کہتا ہے کہ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی اس کے جواب میں ہم صرف اتنا ہی کہنا کافی سمجھتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

دعوت دہلی کے فاضل مدیر نے ان صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ

"گویا علماء کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ وہ کچھ نہ کریں مگر کرنے والوں پر فتوے جڑتے رہیں۔"

اب مولوی نیازی صاحب اپنے ہفت روزہ شہاب کی تازہ اشاعت مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۲ء میں فرماتے ہیں:-

"اگر ہم نے اس موقع پہ یہ بات نہیں کہی تو آج علی الاعلان یہ بات کہتے ہیں کہ "قادیانی بیرونی ممالک میں جو تبلیغ کر رہے ہیں وہ اسلام کے لئے اتنی ہی نقصان دہ ہے جتنی عیسائی مشنریوں کی تبلیغ۔"

(شہاب ۲۳ر ستمبر ۱۹۶۲ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھ پر جو اعتراض بھی کیا جائے گا وہ پہلوں پر بھی ان کے مخالفین کرتے رہے ہیں (اپنے الفاظ میں) حقیقت یہ ہے کہ ہمیشہ مخالفین حق ایک ہی طرح سے سوچتے چلے آئے ہیں جس طرح مختلف بندگان حق کی باتوں میں مماثلت ہوتی ہے اسی طرح ان کے مختلف مخالفین کی باتوں میں بھی مماثلت ہوتی ہے چنانچہ نیازی صاحب کے جواب میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

الم تر الی الذین اوتوا نصیبًا من الکتٰب یؤمنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ھٰؤلآء اھدٰی من الذین اٰمنوا سبیلًا

(سورہ نساء ۵۲)

ترجمہ:- کیا تو نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جنکو کتاب "بائبل" سے کچھ حصہ دیا گیا ہے وہ بتوں پر ایمان لاتے ہیں اور شیطان پر اور ان لوگوں کی نسبت جو کافر ہوئے۔ (یہاں عیسائی) کہتے ہیں کہ یہ لوگ (کافر یہاں عیسائی) راستہ کے لحاظ سے ایمان لانے والوں کی نسبت زیادہ ہدایت پر ہیں۔

نیازی صاحب نے تو صرف احمدیوں کو عیسائی مشنریوں کے برابر نقصان دہ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ یہودی تو مسلمانوں کی نسبت اس سے بھی بڑھ کر یہ کہا کرتے تھے کہ کفار مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں

دفتر "الفضل" سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

مظلوم کی فریاد

(از مکرم عبدالمنان صاحب ناہید)

آثار نمودار ہوئے نظمِ کہن کے
کہتے ہیں کہ آپ اپنے کو دہراتی ہے تاریخ

ہیں رقص کے گھر خوب، سینما بھی بہت خوب
مسجد کی بنا رکھیں تو ہو جاتی ہے توبیخ

تعمیر کی تحریک نہ تحریص نہ ترغیب
تخریب کی ہو بات تو زد میں مہ و مریخ

ہر زور لگا لو اسے سو بار دبا دو
پہنچے گی مگر عرش پہ مظلوم کی ہر چیخ

اس ملکِ خداداد کے اعدا سے یہ کہہ دو
اللہ کے گھر پہ نہ رکھیں تیشۂ تنسیخ

قلب یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں پہلی مسجد کے سنگ بنیاد کی تفصیلی رُوداد

حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد رکھا اور دعا فرمائی

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے نومسلم اصحاب کے علاوہ متعدد ممالک کے مسلمانوں کی شرکت

ملک کے طول و عرض میں اِس خانۂ خدا کی تعمیر کا چرچا

از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ انچارج سوئٹزرلینڈ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

تقدیر الٰہی کا کرشمہ

دنیا میں بے شک تقدیر اور تدبیر دونوں الٰہی قانون جاری ہیں۔ لیکن مجھے اپنی زندگی میں تقدیر اس طرح تدبیر پر حاوی نظر آئی ہے گویا تدبیر کا وجود ہی نہیں۔ سوئٹزرلینڈ میں مبلغ مقرر کئے جانے کا خیال میرے دماغ کے کسی گوشے میں بھی نہ آ سکتا تھا لیکن تقدیر یہاں لے آئی۔ اور پھر وہم میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے کسی کے ہاتھوں مسجد زیورک کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ غیر متوقع طور پر حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے دست مبارک سے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا محض تقدیر الٰہی کا ایک کرشمہ ہے۔

عاجز نے یہاں سخت ناساعد حالات میں اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ کام شروع کیا۔ اور جملہ مراحل یکے بعد دیگرے محض اس کے کرم سے سرانجام پا گئے۔ حتیٰ کہ مسجد کے پلاٹ پر کام شروع کرنے کا دن آ گیا۔ میں نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر سے درخواست کی تھی کہ وہ خود سنگ بنیاد کے لئے تشریف لاویں۔ لیکن انہوں نے جواب دیا کہ میرے لئے امسال یورپ آنا ممکن نہیں۔ آپ خود ہی بنیاد رکھ لیں۔ میں نے پھر اپنی اس شدید خواہش کا اظہار کیا کہ مسجد کی بنیاد ایسے ہاتھوں سے رکھی جائے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دوہرا تعلق ہو۔ نہ صرف یہ کہ وہ سلسلہ کا خادم ہو بلکہ جسمانی طور پر بھی حضور کے برگ و بار میں سے ہو۔ سنگ بنیاد رکھنے کا وقت قریب آ رہا تھا کوئی انتظام نہ ہونے کے باوجود قلب کو اطمینان تھا کہ اللہ تعالےٰ خود اپنی جناب سے سامان پیدا کر دے گا۔

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے درخواست

اچانک ایک دن محترم امام صاحب مسجد لنڈن چوہدری رحمت خان صاحب کا مکتوب گرامی آیا۔ جس میں حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تشریف آوری کا ذکر تھا۔ یہ خبر اتنی غیر متوقع اور خوشکن تھی کہ اس کے سچا ہونے پر یقین نہ آتا تھا۔ میں نے یہ خط اہلیہ ام کو دیا انہوں نے بھی پڑھ کر تعجب کا اظہار کیا۔ خاکسار نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں بذریعہ تار یورپ تشریف آوری پر خوش آمدید عرض کیا اور مسجد زیورک کا سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کی۔ آپ نے کمال شفقت سے اسے منظور فرمایا اور تحریر فرمایا کہ اسے بڑی سعادت سمجھتی ہیں۔

میں نے سوئٹزرلینڈ کے تمام احمدی احباب سے جن میں سے اکثر زیورک سے باہر رہتے ہیں رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ وہ اس تقریب میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ آسٹریا کے احمدیوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ اخبارات اور نیوز ایجنسیوں سے بھی رابطہ قائم کیا۔ پھر اپنی جماعت کے احباب کے علاوہ زیورک یا اس کے نواح میں مقیم مختلف ممالک کے مسلمانوں کو بھی اس تاریخی تقریب میں مدعو کیا۔ اس موقعہ پر پریس کے لئے جرمن زبان میں ایک تفصیلی بیان تیار کیا گیا۔ اس دوران حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ اور محترم صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کے پیغامات بھی موصول ہو گئے۔ ان کا بھی جرمن ترجمہ تیار کروایا گیا۔

زیورک میں تشریف آوری

حضرت بیگم صاحبہ ممدوحہ حسب پروگرام مورخہ ۲۳ راگست بروز جمعہ پونے بارہ بجے ڈنمارک سے محترمہ صاحبزادی فوزیہ بیگم صاحبہ کے ہمراہ تشریف لائیں۔ ہوائی اڈہ پر صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب مع بیگم صاحبہ بھی موجود تھے جو ایک دن قبل ہمبرگ پہونچ گئے تھے۔ ائیرپورٹ پر پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔

زیورک کے باشندوں کے لئے پیغام

طے شدہ پروگرام کے مطابق اسی روز دو بجے ایک نیوز ایجنسی نے ایک خاتون کو ٹیپ ریکارڈ کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ کا انٹرویو ریکارڈ کرنے کے لئے بھجوایا۔ حضرت بیگم صاحبہ سے اس خاتون نے مختلف سوالات کئے۔ اور حضرت بیگم صاحبہ کی زبان مبارک سے جواب ریکارڈ کرنے کے بعد عزیزہ امۃ المجید بنت چوہدری عبد اللطیف صاحب امام مسجد ہمبرگ نے اس کا جرمن ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ بھی ریکارڈ کیا گیا۔

حضرت بیگم صاحبہ نے اپنے بیان کے آخر میں فرمایا کہ سوئس لوگوں کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ وہ اسلام کا مطالعہ کریں اور ہمارے مبلغ مشتاق احمد صاحب باجوہ سے رابطہ پیدا کر کے لٹریچر حاصل کریں۔ اس کی اولین سعادت نیوز ایجنسی کے منیجر کو حاصل ہوئی۔ اس نے فوراً فون کیا کہ میں لٹریچر دیکھنا چاہتا ہوں مجھے بھجوایا جائے۔ چنانچہ بذریعہ ڈاک اسے لٹریچر بھجوا دیا گیا۔ حضرت بیگم صاحبہ کا یہ انٹرویو زیورک کے ایک اخبار میں من وعن شائع ہوا۔

سنگ بنیاد رکھنے کا مرحلہ

۲۵ راگست کو ساڑھے دس بجے صبح مسجد کی بنیاد کا وقت مقرر تھا۔ صبح اٹھے تو مطلع ابر آلود تھا۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ خاکسار صبح ہی وہاں پہونچ گیا۔ کیونکہ بعض دوست جو باہر سے آ رہے تھے۔ ان سے مسجد کے قریبی ایک ریسٹوران میں ہی ملاقات کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ خاکسار بعض احباب وخواتین کے ہمراہ پلاٹ پر مہمانوں کا منتظر تھا کہ بارش میں کچھ اضافہ ہو گیا

اس اثناء میں حضرت بیگم صاحبہ کے ریسٹوران میں تشریف لے آنے کی اطلاع موصول ہوئی۔ اب کافی دوست جمع ہو چکے تھے۔ برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بھی ہمبرگ سے پہونچ گئے تھے۔ آپ کی بڑی خواہش تھی کہ اس مبارک تقریب میں شریک ہوں۔ حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں درخواست بھجوائی گئی کہ آپ تشریف لے آویں۔ چند منٹ میں آپ کی کار آ گئی۔ خاکسار نے آگے بڑھ کر کار کا دروازہ کھولا حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترمہ صاحبزادی فوزیہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب۔ عزیزہ امۃ المجید اور اہلیہ ام کی معیت میں اترے۔ یہ نظارہ سوئس آنکھوں کے لئے عجیب تھا۔ پریس فوٹو گرافروں کے کیمرے حرکت میں آ گئے۔ سب سے پہلے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے السلام علیکم اور خوش آمدید عرض کرنے کے لئے ہماری نومسلمہ بہن مس فاطمہ ہولٹرشو آگے بڑھیں اور ان سے مصافحہ کے بعد پھول پیش کئے۔ ان کے ساتھ دوسری نومسلمہ بہن مس جمیلہ سوسترا تھی۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی دونوں کے ہمراہ سٹیج کی طرف تشریف لے گئیں چند منٹ وہاں خواتین کے ساتھ ٹھہرنے کے بعد خاص طور پر تیار شدہ سیڑھیوں کے ذریعے نیچے بنیاد کی جگہ پر تشریف لے گئیں۔

> اتفاق سے ہمیں مسجد کے لئے پلاٹ ایسی جگہ ملا ہے جو عین گرجا کے سامنے ہے۔ مسجد خدائے واحد کا گھر ہے۔ اور اس سے پانچوں وقت اس کی توحید کی منادی ہوتی ہے اس کے بالمقابل مسیحی گرجا تثلیث کا مرکز ہے۔ ان کا ایک دوسرے کے مقابل پر ہونے سے تصویری زبان میں توحید و تثلیث کے مقابلہ کا اظہار ہے اور یہی چیز ہے جس کو سوئٹزرلینڈ میں فطری طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔ یہاں کے لوگوں کے سوالات ان کے اس احساس کے آئینہ دار ہیں۔

خاکسار آپ کے ہمراہ تھا۔ ایک بالٹی میں سیمنٹ تیار رکھا تھا۔ میں نے آپ کی خدمت میں مسجد مبارک کی وہ اینٹ جو سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ سے دعا کے بعد ربوہ سے بھجوائی گئی ہوئی تھی پیش کی۔ آپ نے اس پر سیمنٹ لگایا اور دعا کے ساتھ بنیاد میں رکھدی پھر اس کے اوپر تھوڑا سا سیمنٹ لگایا خاکسار نے اس کے بعد مزید پلستر لگا کر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی لخت جگر اور مبشرہ صاحبزادی کے دست مبارک کی رکھی ہوئی بنیاد کو محفوظ کر دیا۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ سیڑھیوں پر سے ہوتی ہوئیں اوپر سٹیج پر تشریف لائیں۔ خاکسار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کعبہ کے موقع کی دعائیں تلاوت کیں سوئس ریڈیو کا نمائندہ اس کارروائی کو ریکارڈ کرنے کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس نے اپنا مائیک میرے سامنے رکھدیا۔ ہمارے نو مسلم بھائی مسٹر رفیق چانن نے جو اس تقریب کے لئے لمبا سفر کر کے آئے تھے ان کا جرمن ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ حضرت بیگم صاحبہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا فرمائی اور پھر برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے اس کا جرمن ترجمہ سنایا اور آخر میں خاکسار نے حضرت بیگم صاحبہ اور حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا کی۔

اس طرح یہ تاریخی تقریب انجام پذیر ہوئی اللہ تعالیٰ کی یہ عجیب قدرت تھی کہ حضرت بیگم صاحبہ کی آمد سے قبل بارش ہو رہی تھی لیکن اس تقریب کے آغاز کے ساتھ ہی بارش بالکل رک گئی۔ حضرت بیگم صاحبہ اپنے قافلہ سمیت مشن ہاؤس تشریف لے گئیں۔ اور باقی احباب و خواتین جن میں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے احمدی بہن بھائیوں کے علاوہ مختلف ممالک کے مسلمان بھی موجود تھے۔ ریستوران میں تشریف لے گئے یہاں پر ریڈیو کے نمائندہ نے بعض سوالات دریافت کئے۔ برادرم لطیف صاحب نے ان کے جوابات ریکارڈ کروائے۔

مسجد کے پلاٹ کے ساتھ جلد سازی کی ایک بہت بڑی فرم کا کارخانہ ہے۔ اس کے ڈائریکٹر نے ۲۳ راگست کو جب خاکسار انجینئروں کے ہمراہ پلاٹ پر بنیاد کی سکیم طے کر رہا تھا۔ آ کر ملاقات کی اور ہمیں خوش آمدید کہا اور اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ اس کے علاوہ اس نے ایک خوبصورت بیضوی البم تیار کر دیا۔ اس البم کو اس تاریخی تقریب میں شریک ہونے والے احباب و خواتین کی یاد محفوظ رکھنے کے لئے دستخطوں کے واسطے استعمال کیا گیا۔

گرجا کے بالمقابل مسجد

۲۵ کی شام کو جب ریڈیو نے ہماری اس مسجد کے افتتاح کی خبر نشر کی تو اس کے ساتھ ہی ایک پادری کا مسجد کے بارہ میں تبصرہ بھی براڈ کاسٹ کیا گیا۔ ایک نو مسلم خاتون نے اس بارہ میں اپنا تاثر دیتے ہوئے بتایا کہ اس پادری کی آواز کی لرزش سے اس کی سراسیمگی ہویدا تھی۔ اس نے کہا کہ میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ عین گرجا کے سامنے کیوں مسجد بنائی جا رہی ہے!

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر ہے جس میں کسی انسانی تدبیر کا دخل نہ تھا۔ اتفاق سے ہمیں مسجد کے لئے پلاٹ ایسی جگہ ملا ہے جو عین گرجا کے سامنے ہے۔ مسجد خدائے واحد کا گھر ہے اور اس سے پانچوں وقت اس کی توحید کی منادی ہوتی ہے۔ اس کے بالمقابل مسیحی گرجا تثلیث کا مرکز ہے۔ ان کے ایک دوسرے کے مقابل پر ہونے سے تصویری زبان میں توحید و تثلیث کے مقابلہ کا اظہار ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ جس کو سوئٹزرلینڈ میں فطری طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔ یہاں کے لوگوں کے سوالات ان کے اس احساس کے آئینہ دار ہیں۔

پریس میں خبر کی وسیع اشاعت

سوئس پریس نے اس واقعہ کو غیر معمولی اہمیت دی ہے ملک کے ایک سرے سے لیکر دوسرے تک جرمن فرنچ اور اطالوی زبان کے اخبارات نے یہ خبر شائع کی۔ بعض نے تبصرہ بھی کیا ہے اور بعض نے مضمون لکھے ہیں۔ بعض اخبارات نے تقریب کی تصاویر شائع کی ہیں۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴۲ ایسے اخبارات یا ان کے تراشے موصول ہو چکے ہیں۔ جن میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ الحمد للہ

پریس کے نقطۂ نظر سے سوئس کے لئے اس خبر کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ اخبار تسرشر ووخے نے (ZURCHER WOCHE) جو زیورک کا اپنی تعداد اوراق کے لحاظ سے بہت ضخیم ۴۸ صفحات کا ہفت روزہ ہے۔ ۲۰ راگست کو اس بنا پر میرا انٹرویو لیا کہ مسجد کے باعث لوگوں میں اسلام اور احمدیت کے متعلق کوائف معلوم کرنے کی جستجو پیدا ہو گئی ہے۔ یہ انٹرویو ۳۱ راگست کے پرچہ میں شائع ہوا۔ یہ اخبار ہر ہفتہ نیا پرچہ شائع ہونے پر پوسٹر شائع کرتا ہے۔ جس میں اس ہفتہ کے پرچہ کے اہم مضامین کے عنوان دئے ہوتے ہیں تا لوگوں میں اس کو خریدنے کے لئے کشش پیدا ہو یہ پوسٹر تمام ٹراموں اور بسوں میں لٹکے رہتے ہیں اور اس اخبار کے بیچنے والے ایجنٹ اپنی دوکانوں کے باہر نمایاں جگہ پر اسے لگاتے ہیں۔ ۳۱ راگست کو یہ پوسٹر زیورک میں تمام جگہوں پر ایک ہفتہ کے لئے لگا دیا گیا۔ اس پوسٹر کا پہلا جلی عنوان یہ تھا "زیورک میں مسجد کیوں؟"

اس مسجد کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے ایک کے اس موقع پر لمبا سفر کر کے سوئٹزرلینڈ میں پہنچ جانا اور اپنے دست مبارک سے یورپ کے اس امیر ترین اور حسین ترین خطہ میں جسے بعض قلب یورپ کہتے ہیں مسجد کی بنیاد رکھنا۔ زیورک یا سوئٹزرلینڈ کے عوام کے لئے ہی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے لئے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف مسجد کی اس اینٹ و کنکریٹ کی عمارت کو شایان شان طریق پر مکمل کریں اور فرنش کریں بلکہ اس کو ہمیشہ نمازیوں سے آباد رکھیں اور اسے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے ایک موثر مرکز کے طور پر قائم رکھنے کی سعی کریں جس کے لئے طویل اور مسلسل جد و جہد کی ضرورت ہے۔

حضرت بیگم صاحبہ ممدوحہ نے اپنے ایک نوٹ میں تحریر فرمایا۔

"....بنیاد کے تعلق کی بناء پر کچھ ایسی ذمہ داری محسوس ہو رہی ہے جیسے میرے ہی کاندھوں پر بوجھ ہے"!

جو ذمہ داری ہمارے پیارے آقا کی صاحبزادی پر بنیاد رکھنے سے عائد ہوئی ہے ہم سب احمدی اپنے آقا سے تعلق کی نسبت سے اس میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے باحسن عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے آمین

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے بہت نکتہ سنج طبیعت بخشی ہے۔ آپ نے اس موقع پر یہ دعا تحریر فرمائی ہے:۔

"اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم کے سنگ بنیاد رکھنے کو مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے اور ہمشیرہ کے نام کی طرح اس مسجد کو یورپ کے اس علاقہ کے لئے حفاظت کا قلعہ بنا دے آمین"

حضرت بیگم صاحبہ کی ایک خاص دعا

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اپنے ایک مکتوب میں لندن سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"مجھے بے حد خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مسجد کو شروع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ورنہ مبلغ تو اس ملک میں عرصہ دراز سے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص احسان ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ ہی کے ہاتھوں سے یہ پایہ تکمیل کو پہنچے اور اس کا افتتاح بنیاد کے موقع سے بھی شاندار اور خوشی کا ہو۔ میں تو یہ دعا کر رہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا بھائی صاحب ہی کو کامل صحت عطا فرمائے اور رسم افتتاح ان کے مبارک ہاتھوں سے انجام پائے۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو آپ کی خوش نصیبی قابل رشک ہو گی"۔

حضرت بیگم صاحبہ کے قلب مطہر سے جو دعا نکلی ہے وہ ہر احمدی کے دل میں درد کی ٹیس پیدا کرتی ہے۔ اس کی وجہ سے میرے دل میں شدید تڑپ پیدا ہو گئی ہے کہ کاش ایسا ہی ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ یہ دن لے آئے تو میری خوش نصیبی میں کیا شبہ! یہ مبارک دن ساری دنیا کے احمدیوں کے لئے ایک مسرت کا دن ہو گا کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مسیح پاک علیہ السلام کے جگر گوشہ کی یہ پُرسوز دعا۔ ایک دردمند بہن کی بارگاہِ الٰہی میں پکار ایک مخلصہ کے قلب کی صدا جس سے ہر احمدی کے قلب کی صدا ہم آہنگ ہے۔ سن لے!

حضور اطال اللہ بقاءہ کی ولادت باسعادت سے قبل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد کی دیوار پر "محمود" لکھا دیکھا تھا۔ بے شک یہ جماعت کی امامت کی پیشگوئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں بھی اس کو پورا کیا کہ سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کو مشرق و مغرب میں جا بجا مساجد تعمیر کروانے کی توفیق بخشی گویا اس لحاظ سے ان مساجد کی دیوار پر محمود کا نام ہی تحریر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے ماتحت اس پسر موعود اس اولو العزم امام کو مرکز تثلیث میں خدائے واحد کے نام کی منادی کے لئے مساجد بنانے اور روحانی لحاظ سے ایک وسیع عالمی نظام قائم کرنے کی توفیق بخشی ہے اب وہ خدائے قدیر اپنی قدرت کاملہ سے اسے حضور کی آنکھوں کے سامنے پروان چڑھتا بھی دکھائے۔ کامل صحت بخشے اور صحت و عافیت کے ساتھ لمبی کامیاب بامراد عمر دے تا نہ صرف زیورک کی مسجد میں آپ کی تلاوت قرآن پاک گونج پیدا کرے بلکہ یورپ اور دنیا بھر میں ان مقدس ہونٹوں سے نکلی ہوئی تلاوت دیر تک گونج پیدا کرتی رہے۔ آمین +

درخواستِ دعا: محترمہ سراج بی صاحبہ کلرک لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بیمار ہیں اور عنقریب جھنگ میں ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں +

قسط ۱

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

از مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر لاہور

دعائیں اصل میں خدا تعالیٰ کے ساتھ بندے کی ملاقات ہوتی ہے اور یہی وہ تعلق باللہ ہے جسے قائم کرنے کے لئے اس زمانہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے آپ نے مخلوق خدا پر اللہ تعالیٰ کا پاک چہرہ پھر روشن کر دیا وہ جو دنیا پرستی میں مرے جا رہے تھے وہ خدا اور اس کی رضا کے لیے ایسے بے تاب ہوئے کہ جان مال عزت اور اولاد سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیا دنیا نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ اسلام جو ایک مظلوم، شکست خوردہ اور ناقابل التفات مذہب سمجھا جاتا تھا ایک رجل فارس کی نیم شبی دعاؤں، پکار دل اور آہ و زاری کے نتیجہ میں پھر سے زندہ ہو گیا اور قادیان کی لبستی جس جس کو کوردہ سمجھا جاتا تھا اس سے ایک ایسا نور چمکا جس نے ساری دنیا کو روشن کر دیا اور دنیا میں چاروں طرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے نظر آنے لگے دعاؤں کے سلسلہ میں تاریخ احمدیت میں حضرت مولوی فتح الدین صاحب دھرم کوٹی جو حضور کے ابتدائی زمانہ کے صحابہ میں سے تھے کا ایک واقعہ درج ہے جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں

"میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو قیام کرتا تھا، ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بیقراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں جیسا کہ ماہی بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدت درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے میں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکر مند ہوا اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت میں پریشانی میں مبہوت لیٹا رہا یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ حالت جاتی رہی۔ صبح میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس واقعہ کا ذکر کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میاں فتح دین کیا تم اس وقت جاگتے تھے اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں اسلام کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اس وقت اسلام پر آ رہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور اسلام ہی کا درد ہے جو ہمیں اس طرح بے قرار کر دیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قلبی کیفیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

دین و تقویٰ گم ہوا جاتا ہے یا رب رحم کر
بے بسی سے ہم پڑے ہیں کیا کریں کیا اختیار
میرے آنسو اس غم دل سوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویران ہے دنیا کے ہیں عالی منار
اے مرے پیارے مجھے اس سیل غم سے کر رہا
ورنہ ہو جائے گی جاں اس درد سے تجھ پر نثار

(تاریخ احمدیت حصہ اول صفحہ ۸۷)

فلسفہ دعا

دعا کا فلسفہ حضور کے ہی الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے حضور اپنی کتاب برکات الدعا میں فرماتے ہیں "اگرچہ دنیا کی کوئی خیر و شر مقدر سے خالی نہیں تاہم قدرت نے اس کے حصول کے لئے ایسے اسباب مقرر کر رکھے ہیں جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقلمند کو کلام نہیں شلاً اگرچہ مقدر پر لحاظ کر کے دوا کرنا نہ کرنا درحقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا یا ترک دعا مگر کیا سید صاحب یہ رائے ظاہر کر سکتے ہیں شلاً علم طب سراسر باطل ہے اور حکیم حقیقی نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا۔ پھر اگر سید صاحب باوجود ایمان بالتقدیر کے اس بات کے قائل ہیں کہ دوائیں بھی اثر سے خالی نہیں تو پھر کیوں خدا تعالیٰ کے یکساں اور متشابہ قانون میں فتنہ اور تفریق ڈالتے ہیں کیا سید صاحب کا یہ مذہب ہے کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر تھا کہ تربد اور سقمونیا اور سناء اور حب ملوک میں تو ایسے قوی اثر رکھے کہ ان کی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی دست چھوٹ جائیں یا شلاً سم الفار اور بیش اور دوسری ہلاہل زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈال دی کہ ان کا کامل قدر شربت چند منٹوں میں ہی اس جہان سے رخصت کر دے لیکن اپنے برگزیدوں کی توجہ اور عقد ہمت اور تفرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دے جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہو کیا یہ ممکن ہے؟"

(برکات الدعا صفحہ ۹)

پھر حضور اسی کتاب میں فرماتے ہیں:۔

"شلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بد دعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اس وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے"

(برکات الدعا صفحہ ۹)

پھر اسی کتاب میں شرائط قبولیت دعا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور یہ بھی یاد رہے کہ دعا کرنے میں صرف تفرع کافی نہیں بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گوئی اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے اس کی دنیا اور آخرت کے لئے اس بات کا حاصل ہونا خلاف مصلحت الٰہی بھی نہ ہو کیونکہ بسا اوقات دعا میں اور شرائط تو سب جمع ہو جاتے ہیں مگر جس چیز کو مانگا گیا ہے وہ عند اللہ سائل کے لئے خلاف مصلحت الٰہی ہوتی ہے اور اس کے پورا کرنے میں خیر نہیں ہوتی"

(برکات الدعا صفحہ ۱۲)

دعاؤں کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں بعض دعائیں حضور کی ایسی ہیں جو فوری ضرورت کے لئے مانگی گئیں اور قبول ہوئیں بعض عام اور لمبے عرصہ کے لئے جماعت کی اصلاح کے لئے مانگی گئیں پہلی قسم کی دعائیں جو فوری طور پہ قبول ہوئیں اس زمانہ کے احباب کے لئے خاص طور پر ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں لیکن وہ دعائیں جو عمومی رنگ میں اسلام کے غلبہ اور جماعت کی ترقی کے لئے مانگی گئیں وہ ہر زمانہ کے احباب کے ازدیاد ایمان کا موجب ہو رہی ہیں کیونکہ ہر زمانہ میں اسلام و احمدیت کی ترقی مشکل سمجھی گئی مگر ہر روز احمدیت کا سورج ایک نئی تابانی کے ساتھ چڑھتا رہا اور چڑھتا رہے گا اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیم شبی دعاؤں کا اثر ظاہر ہوتا رہا۔

فوری ضرورت کے موقعہ پر بعض دعائیں

حضور فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا۔ یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جواب وہ دنیا سے گزر بھی گئے دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہی ملک بقا ہو گیا حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری جب بیماری کا سولھواں دن چڑھا تو اس دن بکلی حالات یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گئی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللھم صل علی محمد وآل محمد۔

اور میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنا سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت کے منگوایا گیا اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو مگر جب وہ عمل شروع کیا مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبات کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ابھی پیالہ ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ چکی ہے اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا جب صبح ہوئی تو مجھے الہام ہوا۔

وان کنتم فی ریب مما
نزلنا علی عبدنا فاتوا
بشفاء من مثلہ

یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس کی نظیر کوئی اور شفا پیش کرو۔

(تریاق القلوب ۳۸-۳۷)

(باقی)

۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
فون ۲۶۶۴۳
فرحت علی جیولرز

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

ہر قسم ہر نئی وضع کی بہترین
ساڑھیاں
آپ کی اپنی دوکان
پرفیکشن ہاؤس ۴۲ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

دوستانہ مشورہ!

آخری تاریخ قریب آگئی
سلسلہ T اور U کے
انعامی بونڈ
۲۹ ستمبر ۱۹۶۲ء گیارہ بجے سے پہلے پہلے خرید لیجئے
تاکہ جنوری ۱۹۶۳ء میں ہونے والی قرعہ اندازی
میں شریک ہو سکیں۔
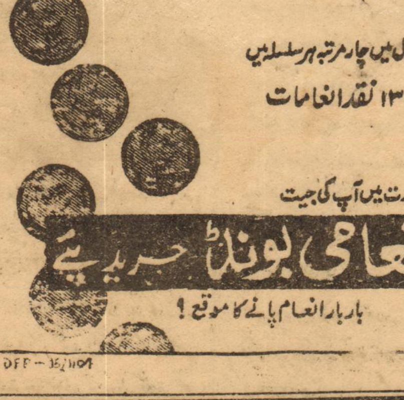
سال میں چار مرتبہ ہر سلسلہ میں
۱۳۶ نقد انعامات
ہر صورت میں آپ کی جیت
انعامی بونڈ خریدیئے
بار بار انعام پانے کا موقع!
DFP — 16/1104

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے پانچ یا پانچ روپے سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے:

۵۵۱۔ مکرم حکیم فتح محمد صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ — ۵ — ۰۰ روپے
۵۵۲۔ مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب سلیم ایڈوکیٹ نیلہ گنبد لاہور — ۱۰ — ۰۰ ”
۵۵۳۔ محترمہ بیگم رشیدہ وحید صاحبہ ” ” ” — ۱۰ — ۰۰ ”
۵۵۴۔ مکرم صلاح الدین صاحب بٹ حلقہ سلطان پورہ لاہور — ۲۵ — ۰۰ ”
۵۵۵۔ دکانداران گول بازار ربوہ بذریعہ سردار عبدالحی صاحب شوق واقف زندگی — ۲۷ — ۶۹ ”
۵۵۶۔ مکرم چوہدری عبدالمومن خاں صاحب نظارت زراعت ربوہ — ۵ — ۵۰ ”
۵۵۷۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی حال مری — ۲۰ — ۰۰ ”
۵۵۸۔ حضرت مولوی محمدالدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ — ۵ — ۰۰ ”
۵۵۹۔ مکرم مرزا فتح دین صاحب ڈنز پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ — ۶ — ۰۰ ”
۵۶۰۔ احباب جماعت احمدیہ کھریپڑ ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم احمد دین صاحب — ۵ — ۰۰ ”
۵۶۱۔ مکرم امیرالدین صاحب چک ۲۰۰ ضلع حیدرآباد سندھ — ۱۰ — ۰۰ ”
۵۶۲۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب جنرل مینجر تتو کی ضلع لاہور — ۲۵ — ۴۹ ”
۵۶۳۔ مکرم منصور احمد صاحب ایم ایس سی فیروز پور روڈ لاہور — ۱۰ — ۰۰ ”
۵۶۴۔ احباب جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر بذریعہ مکرم میاں محمد احمد صاحب قمر سنوری — ۲۲ — ۰۰ ”
۵۶۵۔ ” ” گوجرانوالہ شہر بذریعہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب — ۴۸ — ۶۲ ”
۵۶۶۔ مکرم محمد راشد صاحب چک ۳۷/R.B ضلع شیخوپورہ — ۵ — ۰۰ ”
۵۶۷۔ مکرم ملک جلال الدین صاحب بدین ضلع نواب شاہ سندھ — ۵ — ۰۰ ”
۵۶۸۔ احباب جماعت احمدیہ شیخوپورہ بذریعہ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب — ۳۰ — ۰۰ ”
۵۶۹۔ مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب لیٹن پارک لاہور — ۲۰ — ۰۰ ”
۵۷۰۔ احباب جماعت احمدیہ راولپنڈی بذریعہ مکرم ملک عبدالغنی خاں صاحب — ۳۷ — ۰۰ ”

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان نکاح

فیض احمد صاحب ولد چوہدری اللہ بخش صاحب کریم نگر فارم محمد آباد اسٹیٹ کا نکاح ہمراہ مسماۃ صغریٰ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد یوسف صاحب آصف آباد فارم ضلع حیدرآباد کے مبلغ سات سو روپے (۷۰۰) میں خاکسار نے بتاریخ ۱۹ اگست ۶۲ء کو پڑھا۔ تمام احباب سے درخواست ہے دعا کریں کہ یہ رشتہ سلسلہ اور اپنے خاندانوں کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ آمین۔

(خاکسار عبدالستار امیر ضلع حیدرآباد و امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع حیدرآباد)

ضلع ہزارہ کے احمدی احباب کو اطلاع

خاکسار ضلع ہزارہ کی تاریخ احمدیت مرتب کر رہا ہے ان تمام احباب سے جو کسی نہ کسی رنگ میں اس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں میری درخواست ہے کہ وہ میری اس بارہ میں مدد فرمائیں اور اپنے اور اپنے بزرگوں کے حالات کو لکھ کر ارسال فرمائیں نیز احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ارادہ کی تکمیل کی توفیق دے۔

(خاکسار محمد عرفان اپیل نویس و نائب امیر ضلع ہزارہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ چند دنوں سے دل کے دورے میں شدید طور پر مبتلا ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل اور جلد شفا عطا فرمائے۔ والسلام چوہدری محمد شریف ایم ایچ سنڈیکیٹ

ہمدرد نسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۶۵:- میں خادم حسین ولد اللہ بخش صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ دکانداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن رحیم یارخان ڈاکخانہ خاص رحیم یارخان ضلع رحیم یارخان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـــــ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ دکانداری مبلغ -/۱۲۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط الراقم الحروف سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر الوصیت ربوہ۔ العبد:- خادم حسین ولد اللہ بخش قوم قریشی ڈاکخانہ بازار رحیم یارخان۔ گواہ شد:- محمد قاسم ولد خادم حسین پریذیڈنٹ سینما روڈ قائد خدام الاحمدیہ رحیم یارخان گواہ شد:- حکیم غلام رسول ولد مولا بخش حلقہ رحیم یارخان۔ ۱۱/۱۲

نمبر ۱۶۷۱۳:- وصیت میں نذیر بیگم زوجہ چوہدری محمد خان صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سرائے ڈاکخانہ ننگری ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی ایک عدد جوڑی کانٹے وزن ایک تولہ مالیت -/۱۳۰ روپیہ کل میزان -/۳۳۰ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط۔ الامۃ:- نذیر بیگم زوجہ محمد خان سرائے نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- سردار محمد بقلم خود صدر جماعت احمدیہ سرائے۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد . . . . رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۲۸/۶/۶۲

نمبر ۱۶۷۱۹:- میں حفیظ اللہ خان اشرف ولد چوہدری اللہ رکھا صاحب قوم ملہی جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن میرپور ڈاکخانہ میرپور ضلع میرپور صوبہ آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـــــ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ -/۲۵۷ روپے دو صد ستاون روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:- حفیظ اللہ اشرف اوورسیر مکان نمبر M.P ۱۳/۱۲ محلہ بیدال میرپور آزاد کشمیر گواہ شد:- کیپٹن ڈاکٹر محمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر گواہ شد:- مرزا محمد یوسف صاحب ولد شیخ مکان نمبر ۲۳/۱ M.P محلہ حیدرآباد میرپور آزاد کشمیر

نمبر ۱۶۷۲۷:- میں محمد حسین ولد چوہدری اللہ دتا صاحب قوم ہار پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن چک ۱۶۸ ڈاکخانہ ڈیریانوالہ ضلع بہاولنگر صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـــــ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ سالانہ آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ آٹھ سو روپیہ ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

العبد:- محمد حسین ہار ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب چک ۱۶۸ P.O ڈیریانوالہ ضلع بہاولنگر ربوہ گواہ شد:- فیروز خان بقلم خود ولد چوہدری احمد خان صاحب چک ۱۶۸ P.O فیروزہ والہ ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد:- الحقر غلام رسول شاکر انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

نمبر ۱۶۷۲۹:- میں سکینہ بی بی زوجہ غلام رسول بنت غلام محمد قوم چھیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۱۲۱ مراد ڈاکخانہ چک ۱۲۶ مراد ضلع بہاولنگر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر یکصد روپیہ جو کہ میں اپنے خاوند سے بصورت زیور وصول کر چکی ہوں۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ڈیڑھ تولہ مالیت مبلغ دو صد اسی روپے نمبر۲ گلوبند طلائی وزن ساڑھے تین تولہ ملکیتی مبلغ پانچ صد روپیہ ایک عدد کڑھائی سلائی مشین جس کی قیمت مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ کل میزان مبلغ آٹھ صد روپیہ چالیس روپیہ جو میری ملکیت ہیں میں اس کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہو گی۔

الامۃ:- سکینہ بی بی زوجہ غلام رسول چک ۱۲۱ مراد ڈاکخانہ چک ۱۲۶ ضلع بہاولنگر نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا ۱۳/۱۱/۶۱ گواہ شد:- غلام رسول خاوند موصیہ چک ۱۲۱ مراد ضلع بہاولنگر

نمبر ۱۶۷۳۰:- سردار بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب قوم ہار پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈیریانوالہ ضلع بہاولنگر صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا گذارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے۔ اور میری موجودہ جائداد صرف مبلغ تین صد روپیہ بصورت حق مہر ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ:- سردار بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین قوم ہار چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد:- احقر غلام رسول شاکر انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:- عبدالحمید بقلم خود چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈیریانوالہ ضلع بہاولنگر

نمبر ۱۶۷۹۴:- میں ماسٹر محمد صدیق ولد تاج الدین قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اپریل ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میری آمد بذریعہ ملازمت اس وقت مبلغ -/۹۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز اس کے علاوہ کوئی اور آمد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:- ماسٹر محمد صدیق بقلم خود۔ گواہ شد:- خلیل احمد خالد معلم وقف جدید چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد:- بقلم خود عزیز الرحمن منگلہ ولد غلام محمد مربی سلسلہ سرگودھا۔

مقصد زندگی ـــــ و ـــــ احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر۔ مفت
عبداللہ الہ دین۔ سکندرآباد۔ دکن

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

تحریک وصیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ فرماتے ہیں :-

۱- "وصیت کے متعلق میرے خیالات بہت سخت ہیں۔ میرے نزدیک وصیت مرض الموت کی درست نہیں کیونکہ اس وقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو موت کو قریب سمجھ کر مال کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے"۔

۲- "اس سے یہ نقص پیدا ہوتا ہے کہ ایک شخص جو اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہے اور دین کی خدمت سے غافل۔ اور اس کی جائداد کوئی نہیں ہوتی وہ ایسے وقت میں وصیت کر کے اور وصیت کے اصل مفہوم کے خلاف عمل کر کے وصیت کنندوں میں شامل ہو جاتا ہے"۔

حضور کے ان ہر دو ارشادات میں جماعت کے ان دوستوں کے لئے انتباہ ہے جو نظام وصیت میں شامل ہونے کے لئے اپنی آرزوئیں اور اپنے ارادوں امروز و فردا پر ملتوی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو علیم و خبیر ہے اور وہی جانتا ہے کہ کس کو اس نے اس ناپائیدار دنیا سے کب اور کس وقت واپس بلا لینا ہے مگر ہمیں تو اس کا مطلق علم نہیں۔ ہمارے لئے تو موت کا وقت باوجود مقرر ہونے کے غیر معین ہے اور کوئی خبر نہیں کہ کب اور کس وقت اور کس مقام پر دست مبارک اجل ہمارے لئے کوس رحلت بجا دے اور کب ہمیں اس دنیا کے مال و منال کو چھوڑ کر اپنے آقا اور مولیٰ کے حضور حاضر ہونا پڑے جس نے یہ مال و منال ہمیں نہ صرف شکم پروری اور تن پوشی کے لئے عطا فرمائے ہیں۔ بلکہ اس میں اس نے خدمت دین اسلام کے لئے بھی حصہ رکھا ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک شخص کو جس کا گذارہ ماہوار آمدنی یا جائداد پر ہے اپنی بہترین صحت اور اپنے بہترین وقت میں نظام وصیت میں شامل ہو کر خدمت اسلام کا بہترین حق ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیا معلوم کہ آئندہ آنے والی صبح ہمارے لئے کیسی صبح ہو اور کون کہہ سکتا ہے کہ یہ مال و دولت کل کو بھی ہمارے قبضہ و تصرف میں رہیں یا نہ رہیں۔ تلک الایام نداولہا بین الناس ؎

فریبے مخور از زر و سیم و مال — کہ ہر مال را آخر آید زوال

نہ آوردہ ایم و نہ با خود بریم — تہی آمدیم و تہی بگذریم (حضرت مسیح موعودؑ)

یعنی سونے چاندی اور مال کے دھوکہ میں نہ آ۔ کیونکہ ہر مال کے لئے آخر زوال مقدر ہے نہ یہ چیزیں دنیا میں ہم اپنے ساتھ لاتے ہیں اور نہ اپنے ساتھ لے جائیں گے بلکہ خالی ہاتھ آئے تھے اور خالی ہاتھ ہی چلے جائیں گے۔

پس جب حال یہ ہے تو کیوں نہ ایسے مال کے ایک حصہ کا بہترین مصرف تلاش کیا جائے جو عقبیٰ کے سفر میں ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے زاد راہ بن جائے اور وہ بہترین مصرف نظام وصیت ہے۔ وہ نظام جس کے ذریعہ اشاعت اسلام ہو رہی ہے۔ جس کے ذریعہ جماعت کی سینکڑوں بیوگان اور یتامیٰ کی پرورش ہو رہی ہے اور جس کی برکت سے دنیا کے آئندہ تہذیب و تمدن اور امن و آسائش کی داغ بیل ڈالی جا رہی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو ایسے مبارک نظام کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں اور اپنے اموال کے دسویں حصہ سے لے کر تیسرے حصہ تک الوصیت کی تعلیم کے مطابق خرچ کر رہے ہیں۔ اور پھر مبارک ہیں وہ بھی جو اس نظام کی تعمیر کے لئے ترغیب و تحریص سے والنٹیر تیار کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی برکات کا نزول فرماتا ہے ان پر بھی جو اپنے اموال کے ساتھ خدمت اسلام کے لئے میدان میں آتے جاتے ہیں اور ان پر بھی جو میدان میں آنے والوں کے لئے محرک بنتے ہیں۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز)

تلاش گمشدہ

میرا بچہ سعید اللہ عمر ۱۲ سال رنگ گندمی جسم دبلا پتلا قد ۴½ فٹ گھر سے تقریباً دو ماہ سے ناراض ہو کر چلا گیا ہے۔

احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں تلاش کریں۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں اگر عزیز خود یہ اعلان پڑھے تو گھر آ جائے۔ اسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔

عنایت اللہ حصاری معرفت القائد میڈیکل سٹور کچہری بازار لائل پور

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ اور بچے آج کل سب بیمار ہیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(عبد الرحمٰن دہلوی دار الصدر غربی ربوہ)

شوریٰ انصار اللہ کے نمائندگان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر) میں پروگرام کا ایک حصہ شوریٰ کے لئے مخصوص ہے جس میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی اراکین کی تعداد کے لحاظ سے بیس اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور عہدہ داران مجالس بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے۔ عہدیداران سے مراد زعیم۔ زعیم اعلیٰ۔ ناظم ضلع و ناظم اعلیٰ ہے۔ زعماء/زعماء اعلیٰ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ از راہ کرم نمائندگان کے اسماء سے جلد مطلع فرما دیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین

جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر جماعت وقف جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے بلکہ بیماریوں کو دور کرنے میں بھی ملک کی مدد کر سکیں گے۔ کیونکہ وقف جدید کے معلم تعلیم کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ بھی کرتے ہیں اور اس سے بیماریوں کو دور کرنے میں مدد مل رہی ہے۔ (الفضل ۲۵/۱/۵۹)

(ناظم مال وقف جدید)

مشرقی پاکستان کے عہدیداران مال توجہ فرمائیں

مشرقی پاکستان سے موصی اصحاب کی جو رقوم دفتر بہشتی مقبرہ میں وصول ہوتی ہیں ان کے ساتھ سوائے شاذ و نادر کے کوئی تفصیل نہیں آتی کہ یہ رقوم کن اصحاب کی ہیں اور آیا حصہ آمد کی ہیں یا حصہ جائداد کی ہیں افسوس یہ ہے کہ سکرٹری صاحبان مال خطوط کے ذریعے دریافت کرنے پر بھی کوئی جواب نہیں دیتے اس وجہ سے کئی رقوم مئی ۵۷ء سے بلا تفصیل پڑی ہیں اور موصیوں کے کھاتوں میں درج نہیں ہو سکیں۔ ظاہر ہے کہ سکرٹری صاحبان مال کی اس غفلت کے باعث موصی اصحاب کو نقصان ہو رہا ہے۔

لہٰذا ایسی رقوم کے متعلق متعلقہ عہدیداران کو پھر لکھا جا رہا ہے کہ وہ تفصیل ارسال فرمائیں تاکہ اس علاقے کے موصی اصحاب کو نقصان نہ ہو۔ اور نہ ہی وہ عہدہ داروں کی سستی اور غلطی کی وجہ سے دفتر بہشتی مقبرہ کے ریکارڈ میں بقایا دار بنتے جائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ولادت :-

مورخہ ۱۹/۹/۶۲ بروز بدھ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری ہمشیرہ صاحبہ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام جاوید نواز رکھا گیا ہے نومولود چوہدری مبشر احمد خان صاحب کاہلوں رئیس دولم کاہلواں کا لڑکا اور چوہدری محمد نواز صاحب مرحوم ذیلدار کا پوتا ہے۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان و مبلغین سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی۔ عزت والی۔ کام کرنے والی اور ماں باپ کا نام روشن کرنے والی زندگی عطا فرمائے اور سلسلہ کا حقیقی خادم بننے کی توفیق بخشے۔ آمین اللھم آمین +

(انیس محمود احمد کاہلوں ربوہ)

ضروری اعلان

کل کے اخبار میں جامعہ احمدیہ میں جس مقالہ کے پڑھے جانے کا اعلان شائع ہوا ہے افسوس ہے کہ بعض حالات کی بناء پر اسے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ (خاکسار سکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام ماہنامہ انصار اللہ جاری کرائیے۔ (سالانہ چندہ صرف پانچ روپے)

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)